قتل حسین رضی اللہ عنہ کے اصل ذمہ دار کون لوگ ہیں؟

ہم اصل مضمون کو ذکر کرنے سے پہلے کچھ کوفہ اور اہل کوفہ کے بارے میں شیعہ کتب سے حوالہ جات پیش کر رہے ہیں۔ تاکہ جب ان کے متعلق صحیح تصور ذہن میں آ جائے گا۔ تو پھر ہم اس حوالہ سے یہ بات کر سکیں گے۔ کہ امام حسین کو کن لوگوں نے اور کس شہر میں بلایا تھا۔ تاکہ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کا پس منظر معلوم ہو جائے۔ اور پھر اس پس منظر میں آپ کی شہادت بیان ہو۔ لہذا کوفہ اور اہل کوفہ کی شان ملاحظہ ہو۔

فرمان علی رض: اہلِ کوفہ سب شیعہ تھے۔

نہج البلاغۃ:۔

فَقَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ ضَجِرًا بِتَثَاقُلِ

اَصْحَابِہٖ عَنِ الْجِہَادِ وَمُخَالِفَتِہِمْ لَہٗ فِی الرَّأْیِ

فَقَالَ مَا ہِیَ اِلَّا الْکُوْفَۃُ اَقْبِضُہَا وَاَبْسُطُہَا۔

(نہج البلاغہ خطبہ نمبر ۲۵ ص ۶۶ مطبوعہ بیروت۔)

ترجمہ:۔

آپ منبر پر تشریف لے گئے۔ اور فرمایا سوائے کوفہ کے اور کوئی میری مملکت نہیں ہے۔ چاہے میں اسے لپیٹوں چاہے کشادہ کروں (جس طرح چاہوں تصرف کروں۔)

مجالس المؤمنین:۔

و بالجملہ تشیع اہل کوفہ حاجت باقامہ دلیل ندارد و سنی بودن کوفی الاصل خلاف اصل محتاج بدلیل است اگرچہ ابو حنیفہ کوفی باشد۔

(مجالس المؤمنین جلد اوّل ص ۵۶ مطبوعہ تہران سن طباعت ۱۳۷۵ھ درذکر فدک)

ترجمہ:۔

کوفہ والوں کا شیعہ ہونا دلیل کا محتاج نہیں۔ اور کوفی الاصل کا سنی ہونا خلاف اصل ہے۔ لہٰذا اس کے لیے دلیل کی ضرورت ہے۔ اگرچہ وہ سنی امام اعظم ابو حنیفہ ہی کیوں نہ ہو۔

فرات کوفی:۔

قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ مُعَنْعَنًا عَنْ

(۶) عَبْدِ بْنِ الْوَلِيْدِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَنَا مِمَّنْ اَنْتُمْ فَقُلْنَا لَهٗ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فَقَالَ لَنَا اِنَّهٗ لَيْسَ بَلَدٌ مِنَ الْبُلْدَانِ وَ لَا مِصْرٌ مِنَ الْاَمْصَارِ اَكْثَرَ مُحِبٍّ لَنَا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ اِنَّ اللّٰهَ هَدَاكُمْ لِاَمْرٍ جَهِلَنَا النَّاسُ فَاَحْبَبْتُمُوْنَا وَ اَبْغَضَنَا النَّاسُ وَصَدَّقْتُمُوْنَا وَ كَذَّبَ النَّاسُ۔

(۱۔ تفسیر فرات کوفی ص۶ــــ۱۷۷ مطبوعہ مطبع حیدریہ نجف اشرف۔)

(۲۔ الروضۃ من الکافی جلد ۸ ص ۸۱/ احیاء امر ھم و انتظار فرجھم مطبوعہ تہران طبع جدید)

ترجمہ:۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن ولید سے روایت ہے کہ ہم امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے پوچھا۔ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ ہم نے عرض کی۔ کوفی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کوئی ملک اور کوئی شہر ایسا نہیں۔ جس کے باشندے کوفیوں سے بڑھ کر ہمارے محب (شیعہ) ہوں۔ اللہ نے تمہیں ایک ایسا منصب (شیعہ ہونا) عطا کیا ہے۔ جس سے لوگ جاہل ہیں۔ تم نے ہم سے محبت کی۔ لوگوں نے ہم سے بغض و عناد کیا۔ تم نے تصدیق کی۔ لوگوں نے تکذیب سے کام لیا۔

ترجمہ مقبول:۔

جناب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے منقول ہے۔ کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدائے تعالیٰ نے شہروں میں سے چار کو پسند فرمایا پس ارشاد فرمایا۔

"والتین والزیتون وطور سینین وھذا البلد الامین"

پس والتین سے مراد ہے مدینہ اور الزیتون سے مراد ہے بیت المقدس اور طور سینین سے مراد ہے کوفہ اور ھذا البلد الامین سے مراد مکہ معظمہ۔

(ترجمہ مقبول ص/۷۱۵)

مذکورہ عبارتوں سے درج ذیل امور ثابت ہوگئے

۱۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کوفہ کو اپنی پوری مملکت میں سے قابل اعتماد شہر فرمایا۔ گویا مملکت بھی یہی ہے۔ چاہے اُسے پلیٹوں یا کھولوں۔

۲۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کوفیوں سے بڑھ کر ہمارا کسی شہر میں کوئی محب نہیں۔

۳۔ کوفی اصلی شیعہ ہیں۔ اگر کوئی کوفی اپنے آپ کو سنی کہلاتا ہے۔ تو خلاف اصل ہونے کی وجہ سے اس کے لیے دلیل چاہیئے۔ چاہے وہ ابو حنیفہ ہی کیوں نہ ہو۔

حاصل کلام:۔

کوفہ اصل کے اعتبار سے شیعوں کا شہر ہے۔ جس میں کسی کا سنی ہونا محتاج دلیل

ہے۔ لیکن شیعہ ہونے کے لیے اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ میں کوفی ہوں۔ یہ شہر محبان اہل بیت کا قابل فخر مرکز تھا۔ اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے "طور سینین"، بھی فرمایا یہی وجہ ہے۔ کہ سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفہ بلانے والے اصل شیعہ تھے۔ جب یہ ثابت ہو گیا۔ کہ امام حسین کو بیگانوں نے نہیں خود اپنے محبوں (شیعوں) نے کوفہ بلایا تھا۔ تو ہم اس پس منظر میں واقعہ کربلا ذکر کرتے ہیں۔ اس کی تفصیل کتب شیعہ سے ملاحظہ ہو۔

جلاء العیون:۔

امام حسین کو کوفہ میں آنے کی دعوت دینے والے آپ کے مخلص شیعہ تھے

دو چوں ایں اخبار باہل کوفہ رسید شیعان کوفہ در خانہ سلیمان بن صرد خزاعی جمع شدند وحمد وثنائے حق تعالیٰ ادا کردند ودر باب موت معاویہ وبیعت یزید سخن گفتند سلیمان گفت کہ چوں معاویہ بجہنم واصل شدہ وحضرت امام حسین علیہ السلام از بیعت یزید امتناع نمودہ وبجانب کہ معظمہ رفتہ است وشما، شیعان او وپدر بزرگوار او باید گرمید اید کہ او را یاری خواہید کرد وبا دشمنان او جہاد خواہید کرد۔ وبجان ومال در نصرت او کوشش خواہید نمود نامہ بادنویسید واو را طلب نمائید واگر در یاری او سستی خواہید ورزید وآنچہ شرط نیک خواہی ومتابعت است بعمل نخواہید آورد او را فریب مدہید ودر ہلاکہ میفگنید۔ ایشاں گفتند کہ چوں ایں دیار را بنور قدوم خود منور گرداند ہمگی بقدم اخلاص لبوئے او می شتابیم ودست ارادت باو بیعت می نمائیم

ودر یاری او دفع شر اعادی او جان افشانیاں بظہور میرسانیم پس عریضہ بایں مضمون بخدمت آنحضرت قلمی نمودند"

(جلاء العیون جلد دوم ص ۵۱۸-۵۱۹ مطبوعہ تہران زندگانی سید الشہداء۔ طبع جدید ۱۳۹۸ھ)

ترجمہ:-

جب یہ خبریں کوفیوں تک پہنچیں۔ کوفہ کے شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے گھر جمع ہوئے۔ اللہ کی حمد و ثناء کے بعد معاویہ کی فوت اور بیعت یزید کے بارے میں گفت گو چل نکلی سلیمان کہنے لگا جب معاویہ (معاذ اللہ) جہنم پہنچ گیا ہے۔ اور امام حسین نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا ہے۔ اور مکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ تم لوگ جوان کے اور آن کے والد گرامی کے شیعہ ہو۔ خوب جان لو کہ ان کی امداد کرو گے۔ اور ان کے دشمنوں کے خلاف جہاد کرو گے۔ جان و مال سے ان کی مدد کی کوشش کرو گے۔ ان کو رقعہ لکھنا چاہیئے۔ اور انہیں بلانا چاہیئے۔ اگر تم نے ان کی مدد میں سستی دکھلائی۔ اور ان کی متابعت کو عمل میں نہ لائے تو ان کو فریب دو گے۔ اور آن کو ہلاکت میں ڈالو گے ان سب نے کہا۔ کہ جب امام ہمارے اس شہر کو اپنے آنے سے منور کریں گے۔ ہم سب مخلصانہ طور پر ان کی طرف بھاگیں گے۔ اور ان کی بیعت کریں گے۔ ان کی مدد میں ان کے دشمنوں کو اپنی جانیں قربان کر کے دفع کریں گے۔ پھر اسی مضمون کا رقعہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تحریر کیا۔

ارشاد شیخ مفید:۔

وَبَلَغَ اَهْلَ الْكُوْفَةِ هَلَاكُ مُعَاوِيَةَ فَارْجَفُوْا بِيَزِيْدَ وَعَرَفُوْا خَبَرَ الْحُسَيْنِ (ع) وَامْتِنَاعِهٖ مِنْ بَيْعَتِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَمْرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ ذٰلِكَ وَخُرُوْجِهِمَا اِلٰى مَكَّةَ فَاجْتَمَعَتِ الشِّيْعَةُ بِالْكُوْفَةِ فِيْ مَنْزِلِ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ الْخُزَاعِيِّ فَذَكَرُوْا هَلَاكَ مُعَاوِيَةَ فَحَمِدُوا اللّٰهَ وَاَثْنَوْا عَلَيْهِ فَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَدْ هَلَكَ وَاِنَّ حُسَيْنًا قَدْ تَقَبَّضَ عَلَى الْقَوْمِ بِبَيْعَتِهٖ وَقَدْ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ وَاَنْتُمْ شِيْعَتُهٗ وَشِيْعَةُ اَبِيْهِ فَاِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ نَاصِرُوْهُ وَمُجَاهِدُوْا عَدُوِّهٖ وَنَقْتُلُ اَنْفُسَنَا دُوْنَهٗ فَاكْتُبُوْا اِلَيْهِ وَعَلِّمُوْهُ وَاِنْ خِفْتُمُ الْفَشَلَ وَالْوَهْنَ فَلَا تَغُرُّوا الرَّجُلَ فِيْ نَفْسِهٖ قَالُوْا لَا بَلْ نُقَاتِلُ عَدُوَّهٗ وَنَقْتُلُ اَنْفُسَنَا دُوْنَهٗ قَالَ فَاكْتُبُوْا اِلَيْهِ فَكَتَبُوْهُ اِلَيْهِ۔

(ارشاد للشیخ مفید ص ۲۰۲ مطبوعہ قم خیابان ارم فی خروج الحسین علیہ السلام من المدینہ۔)

ترجمہ:۔

کوفیوں کو امیر معاویہ کے فوت ہونے کی اطلاع ملی۔ تو وہ یزید کے بارے میں پریشان ہوئے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات سے آگاہ ہوئے اور پتہ چلا۔ تو کوفی شیعہ سلیمان بن صرد خزاعی کے گھر جمع ہوئے۔ معاویہ کے فوت ہونے کی بات ہوئی۔ اللہ کی حمد و ثنا کہی۔

پھر سلیمان بن صرد نے کہا، معاویہ فوت ہو گئے۔ اور حسین نے قوم کی بیعت لینے سے پس و پیش کیا ہے۔ اور مکہ چلے آئے۔ تم (کوفیو) ان کے اور ان کے والد کے شیعہ (محب) ہو۔ اگر تم جانتے ہو۔ کہ تم ان کے معاون ہو۔ اور ان کے دشمن کے خلاف جہاد کرنے والے ہو۔ اور اُن کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والے ہو۔ تو انہیں اس بارے میں لکھو۔ اور انہیں بتلاؤ۔ اور اگر تم بزدلی اور کمزوری سے خوفزدہ ہو۔ تو انہیں یہاں بُلا کر دھوکہ نہ دینا۔ سب نے کہا۔ نہیں نہیں ہم ان کے دشمن سے لڑیں گے۔ اپنے آپ کو قربان کریں گے۔ تو اس نے کہا۔ اچھا۔ پھر اب انہیں (اسی مضمون کا) رقعہ لکھو۔ تب رقعہ لکھا گیا (اور امام کو بھیجا گیا)

مقتل ابی مخنف :-

فَلَمَّا بَلَغَ اَهْلَ الْكُوْفَةِ وَفَاةُ مُعَاوِيَةَ اِمْتَنَعُوْا مِنَ الْبَيْعَةِ لِيَزِيْدَ وَ قَالُوْا لَقَدِ امْتَنَعَ الْحُسَيْنُ مِنَ الْبَيْعَةِ لِيَزِيْدَ لَعَنَهُ اللّٰهُ وَ قَدْ لَحِقَ بِمَكَّةَ وَ لَسْنَا نُبَايِعُ يَزِيْدَ قَالَ اَبُوْ مَخْنَفٍ وَ كَانَ عَامِلُ الْكُوْفَةِ يَوْمَئِذٍ النُّعْمَانُ بْنُ الْبَشِيْرِ الْاَنْصَارِيُّ فَاجْتَمَعَ مِنَ الشِّيْعَةِ جَمَاعَةٌ اِلٰى مَنْزِلِ سُلَيْمَانَ بْنِ صَرَدٍ الْخُزَاعِيِّ قَالُوْا نَكْتُبُ اِلَى الْحُسَيْنِ فَقَالَ لَهُمْ يَا مَعْشَرَ النَّاسِ اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَدْ هَلَكَ وَ قَدِ امْتَنَعَ الْحُسَيْنُ مِنَ الْبَيْعَةِ وَ نَحْنُ شِيْعَتُهُ وَ اَنْصَارُهُ فَاِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّكُمْ تَنْصُرُوْنَهُ وَ تُجَاهِدُوْنَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَافْعَلُوْا وَ اِنْ خِفْتُمْ

اَلْوَهْنَ وَالتَّخَاذُلَ فَلَا تَغُرُّوا الرَّجُلَ فَقَالُوا بَلْ نُقَاتِلُ عَدُوَّهُ فَقَالَ اُكْتُبُوا عَلَى اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَكَتَبُوا كِتَابًا۔

(مقتل ابی مخنف ص ۱۰ مطبوعہ مطبع حیدریہ نجف اشرف)

ترجمہ:-

کوفیوں کو جب امیر معاویہ کے انتقال کی خبر پہنچی۔ تو انہوں نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ یزید کی بیعت سے تو امام حسین نے انکار کر دیا ہے۔ اور مکہ آ گئے ہیں۔ ہم یزید کی بیعت کس طرح کر سکتے ہیں ابو مخنف کہتا ہے۔ کہ ان دنوں کوفہ کے گورنر نعمان بن بشیر انصاری تھے۔ شیعوں کی ایک جماعت سلیمان بن صرد خزاعی کے گھر جمع ہوئی۔ اور کہا۔ ہم امام حسین کو رقعہ لکھتے ہیں سلیمان نے کہا۔ لوگو! معاویہ کا انتقال ہو چکا ہے اور امام حسین نے یزید کی بیعت سے انکار کر دیا ہے، ہم حسین کے شیعہ اور مددگار ہیں۔ اگر تم سمجھتے ہو۔ کہ ان کی مدد کرو گے۔ اور ان کے سامنے جہاد کرو گے۔ تو کر لو۔ اور اگر تم کو اپنی کمزوری اور ذلت کا خوف ہو تو اس مرد کو کوفہ بلا کر دھوکہ نہ دینا۔ سب نے کہا۔ ہم ان کے دشمن کے خلاف ضرور لڑیں گے۔ تو سلیمان نے کہا۔ اچھا۔ اللہ کا نام لے کر انہیں لکھو۔ تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف رقعہ لکھا گیا۔ (اور بھیجا گیا۔

لمحہ فکریہ:-

شیعہ لوگ ہمیشہ سے یہی رٹ لگاتے چلے آ رہے ہیں۔ اور بھولے بھالے

سنیوں کو گمراہ کرنے کے لیے یہی حربہ استعمال کرتے چلے آرہے ہیں۔ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے سُنی ہیں۔ سنیوں نے آپ کو کوفہ بلایا۔ اور ان کی بیعت کی۔ بعد میں غداری کر کے یزید کے حامی اور ہمنوا بن گئے۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ لہٰذا نواسۂ رسول کا خون ان سنیوں کے سر ہے۔ یہی قاتلانِ حسین ہیں۔ اور قاتلانِ حسین کس منہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم "محبان اہل بیت" ہیں؟ "محبان اہل بیت"، تو ہم ہیں۔ کیونکہ ہم شیعوں نے نہ تو امام کو کوفہ بلوایا۔ نہ اُن کی بیعت کر کے غداری کی۔ اور نہ ہی یزید کی ہمنوائی میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کربلا میں ہم نے شہید کیا۔

ہم نے اسی پروپیگنڈا کو واضح کرنے اور حقیقت حال کی وضاحت کرنے کے لیے اپنی نہیں ان کی کتب کے تین حوالہ جات ذکر کیے ہیں۔ تاکہ "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" کے مطابق خود انہیں بھی اپنے گھر کی خبر ہو جائے۔ اور کہتے پھریں سے

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینہ کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مذکورہ بالا حوالہ جات میں بالکل صاف صاف اقرار ہے۔ کہ ہم کوفہ والے جنہوں نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا "شیعان علی اور شیعان حسین"، تھے۔ اس صاف گوئی پر قربان۔ پھر بھی اگر یہی کہو۔ کہ کوفہ میں بلانے والے سُنی تھے۔ تو شاباش تمہاری دیانت داری اور انصاف پسندی پر پھر تمہیں اپنے قاعدہ کے مطابق یہ ثابت کرنا پڑے گا۔

کوفی سنی کیونکر تھے؟ کیونکہ جب تمہارے نزدیک امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ جنہیں دنیا سنی کہتی ہے۔ وہ بھی کوفی ہونے کی وجہ سے اپنا سنی ہونا دلیل سے ثابت کریں گے۔

تب اُن کا سنی ہونا مانا جائے گا۔ تو جن لوگوں کو تمہاری کتب و "شیعان علی"

، کہیں۔ اور حق کے بارے میں صرف کوئی ہونا بھی شیعہ ہونے کے لیے کافی تھا۔ انہیں سنی کہہ دینا تو آسان ہے۔ لیکن ثابت کرنا شائد تمہارے بس سے باہر ہو۔

ان عبارات میں واضح طور پر موجود ہے۔ کہ ''سلیمان بن صرد خزاعی'' نے کہا ہم امام حسین اور ان کے والد کے شیعہ ہیں۔ اس لیے اگر تم اسے اہل کوفہ! ان کی صحیح مدد کر سکو۔ اور ان کے مخالفین کے سامنے جم جاؤ۔ اور اپنی جانوں تک نثار کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہو۔ تو پھر امام حسین کو یہاں آنے کی دعوت دینا اور ان سے بیعت کرنا، اور ان کے حق میں یزیدیوں سے ٹکرانا مفید ہے۔ اور اس کے لیے امام موصوف کو رقعہ بھیجنا ضروری ہے۔ لیکن اگر تم نے بزدلی دکھانا ہے۔ اور بیعت کر کے مکر جانا ہے۔ اور لڑائی کے وقت انہیں اکیلا چھوڑ دینا ہے۔ تو بعد کی ذلت اور رسوائی سے بہتر ہے۔ کہ ابھی چپ سادھ لو۔ اور انہیں یہاں آنے کی زحمت نہ دو۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ اور خود کتب شیعہ اس کی مؤید ہیں۔ کہ ان کوفیوں نے ''سلیمان بن صرد'' کو یقین دلایا۔ پھر خط لکھا۔ اور یوں ''بسم اللہ'' ہوئی اس پروگرام کی۔ جس کی وِرد و الناس ''میدان کربلا میں شہادت امام عالی مقام کی صورت میں سامنے آئی۔ امام عالی مقام کو کوفہ بلانے کے لیے ''سلیمان بن صرد'' کی تقریر کے بعد پہلا رقعہ لکھا گیا۔ اور پھر لگاتار رقعہ جات کی بارش ہوئی۔ حتیٰ کہ ان کے حوالہ سے اٹھارہ ہزار خط لکھے گئے ____________ جن میں سے ہر ایک خط کے اندر انہی وعدوں اور معاہدات کی پابندی کا عزم تھا۔ جس کی بنیاد ''سلیمان بن صرد'' کے گھر رکھی گئی۔ ہم آئندہ اوراق میں ان خطوط کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کر رہے ہیں۔ تاکہ واقعہ کربلا اور اس میں ملوث لوگوں کے پہچاننے میں آسانی ہو۔ اور واضح ہو جائے، کہ خونِ حسین کس کے سر ہے۔